فقہی احکام: زکوۃ

www.ahlulathar.net

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: زکوۃ کے واجب ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: زکوۃ کے واجب ہونے کی شرطیں ہیں:

۱۔اسلام

۲۔آزادی

۳۔صاحبِ نصاب ہونا

۴۔ذاتی ملکیت کا ہونا

۵۔سال کا گزر جانا ماسوا معشرات میں (جو زمین سے نکلتی ہیں)

اسلام: کافر پر زکوۃ واجب نہیں ہے، اور نہ ہی اس سے قبول کیا جائے گا جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَما مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقاتُهُمْ إِلاَّ أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلا يَأْتُونَ الصَّلاةَ إِلاَّ وَهُمْ كُسالى وَلا يُنْفِقُونَ إِلاَّ وَهُمْ كارِهُونَ﴾

(کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور برے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں)۔ (سورۃ التوبہ: ۵۴)

لیکن ہمارا یہ کہنا: کہ (کافر پر) واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس سے زکوۃ قبول کیا جائے گا اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ آخرت میں اس پر معاف ہے، بلکہ اسے اس (کے نہ ادا کرنے) کی سزا ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلاَّ أَصْحابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَساءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّى أَتانَا الْيَقِينُ﴾

(ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ جنتوں میں (بیٹھے) سوال کریں گے، گناہ گاروں سے (ان کے بارے میں)، کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا، وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہ تھے، اور نہ مسکین کو کھانا کھلاتے تھے، اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ میں رہا کرتے تھے، اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی)۔ (سورۃ المدثر: ۳۸ تا ۴۷)

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ کفار کو اسلام کی شاخوں پر عمل نہ کرنے کا عذاب ہوگا۔

آزادی: یہ شرط ہے کیونکہ غلام کا اپنا مال نہیں ہوتا بلکہ اس کا مال اس کے مالک کا مال ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

من ابتاع عبدا وله مال فماله للذي باعه إلا أن يشترط المبتاع

(اگر کسی شخص نے کوئی مال والا غلام بیچا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، الا یہ کہ خریدار شرط لگا دے (تو یہ الگ صورت ہے))(صحیح البخاری: ۲۳۷۹)

تو وہ مال کا مالک نہیں ہے کہ اس پر زکوۃ واجب ہو۔ اگر مان لیا جائے کہ غلام کو مال پر ملکیت حاصل ہو بھی گئی تو وہ آخر اس کے مالک کی طرف ہی لوٹے گی کیونکہ اس کا مالک اس کا مال لے سکتا ہے جو غلام کے پاس ہے، کیونکہ اس (غلام) کی ملکیت ناقص ہے آزاد کی طرح ذاتی ملکیت نہیں۔

صاحبِ نصاب ہونا: اس کا معنی یہ ہے کہ کسی انسان کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب تک پہنچ چکا ہو جسے شریعت نے مقدر کیا ہے۔ یہ نصاب مختلف مال میں مختلف ہوتی ہے[1]۔ اگر کسی شخص کا مال نصاب تک نہیں پہنچا ہے تو اس پر زکوۃ نہیں

ہے، کیونکہ اس کا مال کم ہے۔ مویشی جانوروں کا نصاب اس کی ابتدا اور انتہا کے مقدار پر ہے اور اس کے علاوہ میں ابتدائی مال سے دیکھیں گے اور جو اس سے زائد ہو گا تو اس کے مطابق حساب ہو گا۔

سال کا پورا ہونا: کیونکہ ایک سال سے کم میں زکاۃ کو واجب کرنے میں مالداروں پر بوجھ ہے اور ایک سال سے زیادہ کے بعد واجب کرنے میں ان لوگوں کا نقصان ہے جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔ تو شریعت کی حکمت میں سے ہے کہ اسے ایک خاص زمانے میں واجب کیا گیا ہے اور وہ ہے ایک سال کا پورا ہونا۔ اور ایک سال کے ساتھ اس کو جوڑ دینے میں مالداروں اور زکوۃ کے مستحقین کے حق میں توازن پیدا کرنا ہے۔ اسی بنا پر، اگر ایک سال پورے ہونے سے قبل کوئی شخص مر گیا یا اس کا مال برباد ہو گیا تو اس سے زکوۃ ساقط ہو جائے گا سوائے اس حالت میں کہ جن میں سال پورا ہونا شرط نہیں ہے جیسے: تجارتی فائدے، سائمہ[2] مویشیوں کی پیداوار اور معشرات[3]۔ رہا تجارتی مال پر فائدے تو اس کا سال مال کے اصل سال کا پورا ہونا ہے۔ سائمہ مویشی جانوروں کی پیداوار کا سال اس کے ماں کے سال سے دیکھا جائے گا، اور معشرات کا سال اس کی کھیتی کی کٹائی پر ہو گا، اور معشرات اناج اور پھل ہیں۔

---

[1] جن مالوں میں زکوۃ ہیں ان کی مختلف قسمیں ہیں جیسے مویشی جانوروں پر زکوۃ ہے اور ان کے نصاب کی مقدار اور شرطیں بھی ہیں۔ اسی طرح نقد، زیورات (سونے، چاندی) اور تجارتی مال پر بھی زکاۃ ہیں اور ان کا نصاب الگ ہے۔ زمین سے پیدا ہونے والے غلے کی مقدار اور وقت جب ان پر زکوۃ واجب ہوتا ہے وہ دوسری قسموں سے مختلف ہیں۔

[2] سائمہ مویشی ان مویشی جانوروں کو کہتے ہیں جو سال بھر یا سال کے زیادہ تر حصوں میں خود چرتے ہیں اور انہیں خرید کر چارہ فراہم نہیں کیا جاتا۔

[3] زمین سے پیدا ہونے والی کھیتی جیسے اناج (چاول، گندم) اور ایسے پھل جنہیں ماپا جاتا ہے اور ذخیرہ کیا جاتا ہے جیسے کھجور اور کشمش، ان میں بھی نصاب پورے ہونے پر زکوۃ ہے۔

مصدر: فتاویٰ ارکان الاسلام از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، ص ۴۲۱، ۴۲۲

سوال نمبر: ۳۵۴

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد